© rasailojaraid.com

عبداللطیف خالد چیمہ

میڈیا یا اداکاری

آزادیٔ صحافت کی پوری ایک تاریخ ہے لیکن صحافت کے نام پر جو کچھ لکھا اور کہا جا رہا ہے یا جو کچھ نشر ہو رہا ہے اور دکھایا جا رہا ہے وہ قطعاً صحافت نہیں اداکاری ہے۔ پرویز مشرف کے دورِ اقتدار میں الیکٹرونک میڈیا نے ترقی و آزادی کے نام پر جو اُدھم مچایا الامان الاحفیظ! حامد میر پر حملہ، دفاعی اداروں پر ''جنگ'' اور ''جیو'' کی شعوری صحافتی یلغار اور پھر ''جنگ'' اور ''جیو'' کے خلاف ایک لامتناہی مہم، ''جیو'' پر صحابہ کرام اور اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی توہین اور اس پر ملک بھر میں رَدِعمل ایک فطری بات ہے۔ توہین صحابہ واہل بیت پر مزید قانون سازی اور اس پر مؤثر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ مجموعی طور پر صرف ''جیو'' نہیں تمام چینلز اور اخبارات وجرائد کو ''زِپ'' لگانے کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن لگائے گا کون جو خود میڈیا کو کھلونے کی طرح اپنے حق میں استعمال کرنے کے عادی مجرم ہیں۔ میڈیا جو کچھ دکھا رہا ہے کیا میڈیا مالکان پسند کریں گے کہ ان کی ماں، بہن اور بیٹی اِسی اشتہار کا حصہ بنے؟ جس نے عورت کو مارکیٹ کی جنس بنا کے رکھ دیا ہے۔ ''پیمرا'' اور ''حکومت'' کو اپنی غیر جانبداری یقینی بنانی چاہیے اور ایک ایسے ضابطۂ اخلاق کی طرف آنا چاہیے جس کے مطابق اخلاق باختگی ختم ہو، فحاشی وعریانی اور دین بیزاری کے پروگرام مستقل بند ہوں اور پرنٹ والیکٹرونک میڈیا نظریۂ اسلام اور نظریۂ پاکستان سے مکمل ہم آہنگی پیدا کرے نیز بیرونی رقوم اور بیرونی ایجنڈے کا مکمل تدارک کیا جائے۔

سیرتِ معاویہ کے پروگراموں کی پذیرائی

خلیفۂ راشد ششم امام عادل و برحق سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جماعتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مظلوم ترین شخصیت ہیں کیا اپنے کیا پرائے کسی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ 1962ء میں جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر عطاء المنعم بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرات صحابہ کرام وصحابیات کے اسماء مبارکہ کو عام کرنے کی مہم شروع فرمائی اور مظلوم ترین صحابی سیدنا معاویہ کے نام کی اِتنی ترغیب دی کہ آج ملک بھر میں نہیں دنیا بھر میں ''معاویہ، معاویہ'' ہو رہی ہے۔

کس کس جگہ سے ان کو نکالو گے ظالمو　　اندر معاویہ ہیں تو باہر معاویہ

اِس مرتبہ 22/رجب المرجب کو ''یومِ معاویہ'' مجلس احرارِ اسلام، اہلسنت والجماعت، جمعیت علماء اسلام، مجلس خُدامِ صحابہ اور تحریک طلباء اسلام نے اِس طرح منایا کہ قبل ازیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کراچی اسلام آباد اور کئی دیگر مقامات پر اہل سنت والجماعت کی ''یوم معاویہ'' پر ریلیوں نے چار چاند لگا دیے اور مدح صحابہ کے پرسوز ترانے گائے گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینی مدارس اور مساجد میں 22/رجب المرجب اور اس کے آگے پیچھے مسلسل کئی دِن تذکرہ معاویہ ہُوا۔ ''روزنامہ اوصاف'' اور روزنامہ ''اسلام'' نے مثالی خصوصی ایڈیشن اور روزنامہ ''نوائے وقت'' اور روزنامہ'' پاکستان نے مضامین شائع کیے۔ یہ بیداری بہت خوش آئند ہے کہ سیدنا معاویہ کے اُجلے کردار اور دورِ خلافت کا تذکرہ عام ہُوا ہے۔ اُمید ہے کہ ناقدینِ معاویہ بھی اپنے طرزِ عمل اور فکر و نظر پر نظر ثانی فرمالیں گے اور ضِد اور ہٹ دھرمی کا رویہ ترک کر کے اِس گستاخی کے وبال سے بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحابہ کی سچی محبت عطا فرماویں (امین)

قادیانیوں کا قبول اسلام............تیزی سے اضافہ

کچھ عرصہ قبل مسلمان ہونے والے سرگرم قادیانی شمس الدین (مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجے) نے آج (23/مئی) کو فون پر خوشخبری دی کہ اللہ کے فضل و کرم سے گزشتہ رات ان کی کوششوں سے لاہور میں 3 قادیانیوں نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا۔ جناب شمس الدین نے مزید بتایا ہے کہ گزشتہ دنوں سرگودھا میں مبارک احمد نامی ایک قادیانی مسلمان ہوئے جبکہ کراچی میں مقیم مرزا مسرور احمد کے قریبی دوست ناصر محمود (سابق مقیم دبئی) قادیانیت کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللھم زدفزد۔ جناب شمس الدین، محمد آصف، مربی نذیر انجم اور چند دوسرے قادیانی جب سے حلقۂ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں مسلسل قادیانیوں پر محنت کر رہے ہیں اور ہمارے مشاہدے و تجربے کے مطابق وہ قادیانیوں کو تبلیغ کا انداز ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ الحمدللہ دنیا بھر میں اِس حوالے سے بیداری بڑھ رہی ہے اور قادیانیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف و تعلیمات دکھا کر جس ہنر سے یہ کام ہو رہا ہے۔ اس کی جتنی بھی تحسین کی جائے کم ہے۔ ماضی قریب میں شیخ راحیل احمد مرحوم اور جناب سید منیر احمد شاہ بخاری (جرمنی) نے قادیانیوں کو ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ تبلیغ کے اِس انداز کو پروان چڑھایا۔ اِس حوالے سے شیخ راحیل احمد مرحوم کے مضامین/انٹرویوز اور قادیانیوں کے ساتھ گفتگو پر مبنی کتاب ''مضامین راحیل'' پڑھنے اور آگے پھیلانے کے قابل ہے۔ قبل ازیں حافظ مقصود احمد کشمیری اور حافظ محمد ابرار کی رپورٹ کے مطابق تحریک ختمِ نبوت آزاد کشمیر کی کوششوں سے کوٹلی سے تقریباً 25/کلومیٹر مشرقی جانب کے نواحی سرحدی علاقہ گوئی (سیسی محلّہ بقال) سے تعلق رکھنے والے 10 خوش نصیب خاندانوں کے مجموعی طور پر 78 افراد قادیانیت ترک کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ ان میں محمد الیاس ولد عیسیٰ خان قادیانی جماعت کے شعبۂ وقف جدید کے سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ اِسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا کی روزنامہ ''اسلام'' (23/مئی) میں طبع شدہ رپورٹ کے مطابق گولارچی سندھ میں 6 قادیانیوں، کنری اور حیدرآباد میں 8 قادیانیوں جبکہ فیصل آباد کے قریب گاؤں میں 6 قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ایسی خبروں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے رہنماؤں اور کارکنوں کے لیے یقیناً خوش آئند ہے اور قادیانی جماعت کے زوال کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مل جل کر فتنۂ اِرتدادِ مرزائیہ کے مکمل استیصال کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین

© rasailojaraid.com